بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہندی لگانے کا کام کرنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ایک مہندی ڈیزائنر ہوں اور میں مہندی کا کام کرنا چاہتی ہوں، یعنی عید یا شادیوں کے مواقع پر سیلون میں عورتوں کے ہاتھوں پر مہندی کے ڈیزائن بنانا۔ سوال یہ ہے کہ مہندی لگانے کا یہ کام میرے لیے حلال ہے؟ اور چونکہ بعض عورتیں اپنے ہاتھ نہیں ڈھانپتیں، تو کیا ان کے ہاتھوں پر مہندی لگانا میرے لیے ممنوع و گناہ ہوگا؟

جواب

عورتوں کے لیے ہاتھ اور پاؤں، وغیرہ پر مہندی لگانا، لگوانا، جائز زینت پر مشتمل عمل ہے، جبکہ وہ جاندار (جیسے، بٹر فلائی وغیرہ) کی تصویر، وغیرہ کسی بھی غیر شرعی امر پر مشتمل نہ ہو، لہٰذا اگر عورت ذاتی سیلون بنا کر یا گھر میں رہ کر شرعی تقاضوں کے مطابق یہ کام کرتی ہے، تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں اور جب یہ عمل جائز ہے، تو اس کی اُجرت لینا بھی جائز و حلال ہے کہ یہ عمل معصیت یعنی گناہ پر مشتمل نہیں اور اگر کوئی عورت مہندی لگوا کر غیر محارم کے سامنے اپنی زینت ظاہر کرے گی، تو اس کا وبال اُسی پر آئے گا۔

البتہ ایسی جرم والی مہندی کہ جس کو لگانے سے تہہ بنتی ہے، جو وضو و غسل میں جسم تک پانی پہنچنے سے مانع ہو، تو ایسی مہندی کے بدن پر لگے ہونے کی حالت میں وضو و غسل نہیں ہوگا، جس سبب سے نماز پڑھنے سے نماز بھی نہیں ہوگی، لہٰذا ایسی مہندی لگانا، جائز نہیں کہ اپنے ارادے سے ایسی حالت پیدا کرنا جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادت کو اپنی شرائط کے ساتھ پورا کرنے میں رکاوٹ بنے، شرعاً ناجائز و گناہ ہے، تاہم حائضہ کا حکم اس سے جدا ہے کہ حائضہ پر مخصوص ایام میں نماز لازم نہیں ہوتی۔

یاد رہے! جن صورتوں میں مہندی لگانا، جائز ہے، یہاں صرف ان صورتوں میں نفسِ مہندی لگانے اور اس کی اجرت کے جائز و حلال ہونے کو بیان کیا گیا ہے، لیکن اگر سیلون، وغیرہ پر گناہوں بھرا ماحول ہو، جیسے میوزک، اجنبی مردوں سے بے پردگی کے ساتھ اختلاط (میل جول) ہونا، وغیرہ، تو اس ماحول میں کام کرنا، جائز نہیں ہوگا، یونہی ناجائز انداز کی مہندی لگانا بھی ناجائز ہی ہوگا۔

شرعی تقاضوں کی رعایت کرتے ہوئے عورتوں کا مہندی لگانا، نا صرف جائز، بلکہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی تاکید فرمائی ہے، چنانچہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا بیان کرتی ہیں:

”ان هندا ابنة عتبة قالت: يا نبي الله! بايعني، قال: لا ابايعك حتى تغيّري كفيك كانهما كفا سبع“

ترجمہ: بیشک حضرت ہندہ بنتِ عتبہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بیعت کر لیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں تجھے بیعت نہیں کروں گا، یہاں تک کہ تو اپنی ہتھیلیاں (مہندی کے رنگ سے رنگ کر) تبدیل نہ کر لے، (مہندی کے بغیر تو) گویا یہ کسی درندے کی ہتھیلیاں ہیں۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الترجل، جلد 2، صفحہ 220، مطبوعہ لاھور)

اس حدیث پاک کے تحت مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1391ھ/1971ء) لکھتے ہیں: ”یہ بیعت علاوہ بیعتِ اسلام کے کوئی اور تھی کسی خاص معاہدہ پر، بیعتِ اسلام فتح مکہ کے دن کی گئی تھی...... یعنی تمہارے ہاتھ مردوں کی طرح

سفید ہیں، ان میں مہندی سے رنگ کرو پھر بیعت کرو۔" (مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ166، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)
یاد رہے! نبی پاک عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی عورت کا ہاتھ پکڑ کر بیعت نہیں فرماتے تھے، جیسا کہ احادیث طیبہ میں بصراحت موجود ہے۔ مہندی کے ڈیزائن میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ کسی جان دار کی تصویر نہ ہو، خواہ پرندہ وغیرہ ہی کیوں نہ ہو۔ عورت کے مہندی لگانے کے متعلق تکملہ بحر الرائق للطوری میں ہے:

"ولا بأس للنساء بخضاب اليد والرجل مالم يكن خضاب فيه تماثيل"

ترجمہ: عورتوں کے لیے ہاتھ، پاؤں میں خضاب (مہندی) لگانے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں تصاویر نہ ہوں۔ (تکملۃ البحر الرائق للطوری مع بحر الرائق، جلد8، صفحہ208، دار الکتاب الاسلامی)
ایسی جرم والی مہندی جو وضو و غسل میں بدن تک پانی پہنچنے سے مانع ہو، وہ لگانا، جائز نہیں، جیسا کہ جوہرہ نیرہ، فتاویٰ عالم گیری اور دیگر کتبِ فقہ میں ہے، واللفظ للھندیہ:

"والخضاب إذا تجسد ويبس يمنع تمام الوضوء والغسل، كذافي السراج الوهاج ناقلا عن الوجيز"

ترجمہ: خضاب (مہندی) جب جرم دار ہو اور خشک ہو جائے، تو وضو اور غسل کی تمامیت سے مانع ہے یعنی اس کی وجہ سے وضو اور غسل مکمل نہیں ہوگا، یونہی سراج الوہاج میں وجیز سے منقول ہے۔ (الفتاویٰ الھندیہ، جلد1، صفحہ4، مطبوعہ کوئٹہ)
اپنے قصد و ارادے سے ایسی حالت پیدا کرنا کہ جو وضو و غسل اور فرض یا واجب عبادت کو اپنی شرائط کے ساتھ مکمل کرنے سے مانع بنے، ناجائز و گناہ ہے، جیسا کہ ایک مسئلے سے متعلق سیدی اعلی حضرت امامِ اہلِ سنّت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ لکھتے ہیں: "اگر حقہ سے منہ کی بو متغیر ہو، بے کلی کیے منہ صاف کیے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں...... مگر جو حقہ ایسا کثیف و بے اہتمام ہو کہ معاذ اللہ تغیر باقی پیدا کرے کہ وقتِ جماعت تک بو زائل نہ ہو، تو قربِ جماعت میں اس کا پینا شرعاً ناجائز کہ اب وہ ترکِ جماعت و ترکِ سجدہ یا بدبو کے ساتھ دخولِ مسجد کا موجب ہوگا اور یہ ممنوع و ناجائز ہیں اور **ہر مباح فی نفسہ کہ امرِ ممنوع کی طرف مؤدی ہو، ممنوع و ناروا۔**" (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ94، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)
مہندی لگانے اور جائز میک اپ کرنے کی اجرت سے متعلق فتاویٰ عالم گیری میں ہے:

"ولو استأجر مشاطة لتزين العروس مباح... ينبغي أن تجوز الاجارة اذا كانت مؤقتة أو كان العمل معلوماً ولم ينقش التماثيل علي وجه العروس ويطيب لها الاجر لان تزيين العروس مباح"

ترجمہ: اور اگر کسی نے دلہن سجانے والی کو اجارہ پر لیا، تو یہ جائز ہے۔ اگر اس کا وقت معلوم ہے یا کام معلوم ہے، تو اس کا اجارہ جائز اور اجرت پاکیزہ و حلال ہے، کیونکہ دلہن کو سجانا ایک جائز کام ہے، لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دلہن کے چہرے پر کسی قسم کی تصویریں نہ بنائے۔ (الفتاویٰ الھندیہ، جلد4، صفحہ526، مطبوعہ کوئٹہ)
جائز کام کی اجرت کے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں امام اہلسنت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ لکھتے ہیں: "بہر حال نفسِ اجرت کہ کسی فعلِ حرام کے مقابل نہ ہو، حرام نہیں۔ (فتاوی رضویہ، جلد19، صفحہ501، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)
اگر کوئی فرد جائز کام کروانے کے بعد اسے گناہ میں استعمال کرے، تو وہ خود ہی اس کا ذمہ دار ہوگا، وبال بھی اسی پر آئے گا، چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزۡرَ اُخۡرٰی﴾ ترجمہ کنز العرفان: کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ (پارہ08، سورۃ الانعام، الایۃ: 164)
مفتی محمد وقار الدین رضوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ (سالِ وفات: 1413ھ/1992ء) لکھتے ہیں: "(ویڈیو) کیسٹ صرف معصیت ہی میں

نہیں، بلکہ نیک کاموں میں بھی استعمال ہوتا ہے، لہذا کیسٹ منگانے **اور بیچنے میں کوئی حرج نہیں، استعمال کرنے والا جس جگہ استعمال کرے گا، وہ اس کا ذمہ دار ہوگا۔** (وقار الفتاوی، جلد 1، صفحہ 220، بزم وقار الدین، کراچی)

عورت کے لیے ملازمت جائز ہونے کی شرائط بیان کرتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: "یہاں پانچ شرطیں ہیں: (1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔ (2) کپڑے تنگ و چست نہ ہو جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔ (3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔ (4) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لیے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔ (5) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔ یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں، تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو (عورت کا نوکری کرنا) حرام۔" (فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 248، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9755

تاریخ اجراء: 08 شعبان المعظم 1447ھ/28 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net